شاعرِ اہلِ بیتؑ: نور علی نورؔ

نعلینِ مرتضیٰؑ ہیں یہ نعلینِ مرتضیٰؑ

لاریب، لا بیان ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ
عظمت میں آسمان ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ
وحدت کا ہی نشان ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ
دو ہو کے ایک جان ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ

اِن کی بلندیاں حدِ امکاں سے پار ہیں
یہ مرتضیٰ کے پاؤں پہ سجدہ گزار ہیں

کعبے نے اپنے سر پہ سجائیں یہ جوتیاں
آنکھوں سے قدسیوں نے لگائیں یہ جوتیاں
اکثر سرِ فلک نظر آئیں یہ جوتیاں
دستِ خدا نے آپ بنائیں یہ جوتیاں

نعلین یہ علیؑ کی ہیں عصمت کی چھاؤں میں
پہنائیں خود رسولؐ نے حیدرؑ کے پاؤں میں

پیروں کی ہم مزاج ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ
کیا حُسنِ امتزاج ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ
بالا زِے ہر رِواج ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ
نبیوں کے سر کا تاج ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ

پا کر کمالِ پائے علیؑ جھومتی ہیں یہ
تلوے علیؑ ولی کے سدا چومتی ہیں یہ

نعلین ہیں یہ ایسی کہ کونین بھی فدا
زینت پہ اِن کی زینتِ دارین بھی فدا
اِن کے نشاں پہ منزلِ قوسین بھی فدا
اِن کے سکوں پہ نبیوں کا ہر چین بھی فدا

اپنے کمالِ ذات کی تکمیل کے لئے
یہ سجدہ گاہ بن گئیں جبرئیلؑ کے لئے

پالیں ملائکہ تو سبھی اِن کو چوم لیں
سارے جہاں کے سارے ولی اِن کو چوم لیں
کر کے سجودِ ربِ جلی، اِن کو چوم لیں
آدمؑ کو گر ملیں تو ابھی اِن کو چوم لیں

رہ کر زمیں پہ، عرشِ معلیٰ پہ چھائی ہیں
یہ جوتیاں تو دوشِ نبوت پہ آئی ہیں

ہیں اِن کے سامنے تو یقین و گمان پست
یعنی ہر اک کمال کا ہر اک نشان پست
قدسی جہاں پہ رہتے ہیں، ہے وہ مکان پست
اتنی بلند ہیں کہ لگے آسمان پست

کیسے بیاں کروں کہ یہ کتنی بلند ہیں
جتنے بلند پاؤں یہ اُتنی بلند ہیں

کتنی بلند ہیں یہ کسی کو کہاں خبر
تکتا ہے آسمان بھی اِن کو اُٹھا کے سر
رہتی ہیں ہر سفر میں علیؑ کی یہ ہمسفر
اِن کے تلے بچھاتا ہے جبرئیلؑ اپنے پَر

ڈھانپا کبھی انہیں جو مسافت کی دھول نے
اپنی ردا سے صاف کیا ہے بتولؑ نے

ہیں انتہا کی جوتیاں ہیں انتہا کے پاؤں
اتنے بلند ہو نہ سکے انبیاء کے پاؤں
جو مرتضیٰؑ کے ہاتھ ہیں، جو مرتضیٰؑ کے پاؤں
وہ ہاتھ ہیں خدا کے تو یہ ہیں خدا کے پاؤں

اِن سے زیادہ کوئی کہیں محترم نہیں
یہ جوتیاں بھی خانۂ کعبہ سے کم نہیں

ہر اوج ہر کمال سے آگے کی جوتیاں
ہر عقل کی مثال سے آگے کی جوتیاں
ہر سوچ ہر خیال سے آگے کی جوتیاں
ہر عشق کی دھمال سے آگے کی جوتیاں

سجدے مچل رہے ہیں جبینِ نیاز میں
اِن جوتیوں پہ سجدہ کروں میں نماز میں

ہیں خانۂ خدا میں بھی پیروں کے دو نشاں
ہیں تب کے جب بنایا تھا نبیوں نے یہ مکاں
ہاں یہ نشاں خلیلِ خدا کے ہیں ترجماں
اللہ اِن کو کہتا ہے اپنی نشانیاں

نعلینِ مرتضیٰؑ کو کبھی گر وہ پائیں گے
معصوم انبیاؑ اِنہیں سر پر اُٹھائیں گے

جب مرتضیٰؑ کے پاؤں میں آتی ہیں جوتیاں
اپنا کمال ایسے دکھاتی ہیں جوتیاں
جس جس جگہ نشان لگاتی ہیں جوتیاں
دھرتی کو آسمان بناتی ہیں جوتیاں

رَب نے جو رنگ و نور کی محفل سجائی تھی
اِن جوتیوں کو جھاڑ کے جنت بنائی تھی

ممکن نہیں کہ لکھ سکے ان کی کوئی صفات
ان جوتیوں کی صدقے بنی ہے یہ کائنات
ان جوتیوں کی حد پہ رہی حدِ ممکنات
جاتی ہیں ہر مقام پہ حیدر کے ساتھ ساتھ

عظمت بیاں ہو کیسے بھلا مجھ فقیر سے
لپٹی ہوئی ہیں پائے جنابِ امیرؑ سے

ہر اک قدم کا ناز ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ
دنیا کی چارہ ساز ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ
نعلین کا جواز ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ
نبیوں کی جانماز ہیں نعلینِ مرتضیٰؑ

جی چاہتا ہے جان سے صدقہ اتار دوں
ان پر سے منکروں کے عماموں کو وار دوں

رضوانؒ اور نور علیؑ تم کو کیا خبر
نعلینِ مرتضیٰؑ میں ہے وحدت کا جو اثر
اِن میں جڑے ہیں نورِ وِلا کے حَسیں گُہر
ٹکتی نہیں ہے اِن پہ تو خورشید کی نظر

رُتبے میں ہیں سِوا یہ زمین و زمان سے
حیدرؑ کے ساتھ اُتری ہیں یہ آسمان سے